

## عدالت عظمیٰ رپوس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ریاست گجرات اور دیگران

بنام۔

کوشک بھائی۔ کے۔ پٹیل اور دیگر

9 مئی 2000

ایس۔ پی۔ بھروچا اور شیوراج۔ وی۔ پٹیل، جسٹسز۔

بمبئی موٹروہیکلز ٹیکس ایکٹ، 1958: دفعات 3-اے (5) (اے) اور (بی) اور فارم این ٹی

(جیسا کہ 1992 میں تبدیل کیا گیا تھا)۔

ٹیکس۔ واپسی کر۔ بس کے مالک نے تین ماہ سے زیادہ عرصے تک گاڑی کا استعمال نہیں کیا۔ شق کے مطابق مالک کو یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ گاڑی کا ایسا غیر استعمال کنندہ ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کرنے کے لیے اس کے قابو سے باہر وجوہات کی وجہ سے تھا۔ منعقد: عدالت عالیہ نے دفعہ 3 (اے) (5) (بی) میں "ایسے مالک یا شخص کے قابو سے باہر وجوہات" کے الفاظ کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔ اس طرح، مالک ٹیکس کی واپسی کا حقدار ہے۔ بھارت کا آئین، 1950، آرٹیکل 14 اور 19۔

دفعہ 3-ٹیکس کی نوعیت: معاوضہ دینے والی نوعیت کی ہوتی ہے۔

الفاظ اور جملے:

"قابو سے باہر وجوہات"۔ بمبئی موٹروہیکلز ٹیکس ایکٹ، 1958 کی دفعہ 3-اے (5) (بی) کے

تناظر میں۔

جواب دہندہ ایک بس کا مالک تھا۔ مذکورہ گاڑی چھ ماہ سے زیادہ عرصے سے استعمال یا استعمال کے لیے رکھی گئی تھی۔ مدعا علیہ نے فارم این ٹی فائل کر کے موٹروہیکل انسپکٹر کو مذکورہ بس کے غیر استعمال کنندہ سے آگاہ کیا تھا اور مذکورہ مدت کے لیے ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کیا تھا۔ مدعا علیہ کے رقم واپسی کے دعوے کی اجازت صرف تین ماہ کے لیے دی گئی تھی اور بقیہ مدت کے لیے اس کی اجازت اس بنیاد پر نہیں دی گئی تھی کہ بس کو تین ماہ سے زیادہ مدت کے لیے غیر استعمال میں رکھا گیا تھا اور مدعا علیہ اس بات پر مطمئن کرنے میں ناکام رہا کہ اس طرح کا غیر استعمال اس کے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر تھا۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ نے مشترکہ ٹیکس

اور جرمانے کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہوئے ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا۔

مدعا علیہ نے مذکورہ ڈیمانڈ نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے سامنے خصوصی دیوانی درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ نے درخواست کو منظور کر لیا اور بمبئی موٹروہیکلز ٹیکس ایکٹ، 1958 کی دفعہ 3-اے (5) (بی) میں آنے والی "ایسے مالک یا شخص کے قابو سے باہر وجوہات" کے الفاظ کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ دفعہ 3-اے (5) (بی) میں لگائی گئی شرط صرف ٹیکس چوری کو روکنے کے لیے تھی اور یہ دیکھنے کے لیے کہ رقم کی واپسی صرف حقیقی صورتوں میں دی گئی تھی۔ کہ عام طور پر مالک جس نے کئی لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کر کے بس خریدی تھی وہ گاڑی کو سڑک سے دور نہیں رکھ سکتا تھا یا تین ماہ سے زیادہ عرصے تک استعمال نہیں کر سکتا تھا اور اس لیے ریاستی حکومت یا مجاز افسر سے گاڑی کا استعمال نہ کرنے کی ان کے قابو سے باہر وجوہات کے بارے میں اطمینان کا مطالبہ کرنا پائیدار اور جائز تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1۔ یہ قانون میں اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ بمبئی موٹروہیکلز ٹیکس ایکٹ، 1958 کے تحت گاڑی پر عائد ٹیکس سڑکوں کو بنانے اور ان کی دیکھ بھال اور ٹریفک کے ضابطے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے محصول بڑھانے کے مقصد سے معاوضے کی نوعیت کا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ٹیکس سڑکوں کا استعمال کرنے والی گاڑی پر یا کسی بھی طرح سے سڑکوں پر ٹریفک کے بہاؤ کا حصہ بننے پر عائد کیا جاتا ہے جسے منظم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ ان گاڑیوں پر جو سڑکوں کو بالکل استعمال نہیں کرتی ہیں۔ جو چیز مادی اور متعلقہ ہے وہ ایکٹ کے تحت ٹیکس عائد کرنے کے لیے گاڑیوں کے ذریعے سڑک کا استعمال ہے۔ سڑکوں کے استعمال نہ ہونے کی وجوہات بے معنی اور غیر متعلقہ ہیں جب کہ ٹیکس کی نوعیت خود سڑکوں کے استعمال کے لیے معاوضہ ہے۔ ایکٹ کے دفعہ (2) 3 کے مطابق جہاں موٹر گاڑی سڑکوں کا استعمال نہیں کر رہی ہے اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جاتا ہے۔ اگر ایسی گاڑی کے سلسلے میں کوئی ٹیکس ادا کیا گیا ہے تو اس مدت کا ٹیکس جس کے دوران اسے سڑک پر نہیں رکھا گیا تھا واپسی کے قابل ہے۔ ٹیکس کی چوری سے بچنے کے لیے ریاست مالک کو پیشگی ٹیکس ادا کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ درحقیقت دفعات 3-اے (5) (اے) اور (بی) ٹیکس کی واپسی کی بات کرتے ہیں جو پہلے وصول کیے گئے تھے۔ (66-جی۔ ایچ؛ 67-اے)

2.1. ایکٹ میں مختلف توضیحات حفاظتی اقدامات دستیاب ہیں۔ حکام کے پاس استعمال نہ کرنے کی وجوہات کے بارے میں رجسٹرڈ مالک یا شخص کے قابو سے باہر وجوہات پر اصرار کیے بغیر بھی ٹیکس

کی چوری کو روکنے کے لیے کافی اختیارات ہیں۔ فارم این ٹی فائل کرنے کے علاوہ رجسٹرڈ مالک یا قبضے میں موجود شخص کو غیر استعمال کی مدت کے لیے رجسٹریشن سٹوفلیٹ، فٹنس سٹوفلیٹ وغیرہ حوالے کرنے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔ اگر گاڑیوں کو خفیہ طور پر رجسٹریشن سٹوفلیٹ، فٹنس سٹوفلیٹ یا ٹیکس سٹوفلیٹ کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے، تو حکام کے لیے قانون کے مطابق مالک کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار ہے۔ (67-ای-ایف)

2.2. ترمیم کے مقاصد اور وجوہات کے بیان کو دیکھتے ہوئے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندگان بسوں کے مالکان یا اپنے افسران اور مشینری پر ٹرسٹ نہیں کرتے ہیں۔ اپیل گزاروں کا محض یہ اندیشہ کہ بسوں کو خفیہ طور پر چلایا جائے گا اور ان کے استعمال نہ ہونے کی بنیاد پر رقم کی واپسی کا دعویٰ کیا جائے گا، بس کا استعمال نہ کرنے کی مالک یا شخص کے قابو سے باہر وجوہات کے بارے میں اطمینان کے اصرار کا جواز پیش نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ، کوئی معقول وجہ پیش نہیں کی گئی ہے کہ بسوں کو کیوں الگ کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بھاری سامان لے جانے والی گاڑیاں بھی بھاری رقم لگا کر خریدی جاتی ہیں۔ (68-سی)

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1999 کی دیوانی اپیل نمبر 198-

1996 کے ایس۔سی۔ اے نمبر 10356 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ 23.4.98 کے

فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر۔پی۔بھٹ، مہندر آئند، محترمہ سمیتا ہزاریکا، مسز ہیمنٹیکا وہی اور محترمہ تنوج شیل۔

جوزف ویلاپلی، شری نارائن، سندھ نارائن اور محترمہ انجلی میسرز۔ ایس۔ نارائن اینڈ

کمپنی کے لیے، جواب دہندگان کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شیبوراج۔ وی۔ پاٹل، جسٹس : اس اپیل میں احمد آباد میں گجرات عدالت عالیہ کے ذریعے

1996 کی خصوصی دیوانی درخواست نمبر 10356 میں دیے گئے 23.4.1998 کے فیصلے اور حکم پر

اعتراض کیا گیا ہے۔ یہاں مدعا علیہان نے جامع ٹیکس اور جرمانے کی ادائیگی کا مطالبہ کرنے والے

29.3.1996 کے نوٹس کو کالعدم قرار دینے اور یہ اعلان کرنے کے لیے کہ بمبئی موٹروہیکل ٹیکس ایکٹ،

1958 کی دفعہ 3-اے (5) جس میں بمبئی موٹروہیکل ٹیکس (گجرات ترمیم) ایکٹ، 1992 کے ذریعے

ترمیم کی گئی ہے، عدالت عالیہ میں مذکورہ خصوصی دیوانی درخواست دائر کی ہے، جو آئین بھارت کے آرٹیکل

14 اور 19 کی خلاف اختیار سے باہر ہے۔

2. جواب دہندہ نمبر 1 آ منی بس رجسٹریشن نمبر GRQ8403 والی گاڑی کا مالک۔ مذکورہ گاڑی کو 1.7.1995 سے 31.3.1996 تک کی مدت کے دوران استعمال یا استعمال کے لیے نہیں رکھا گیا تھا۔ اس نے مذکورہ بس کے غیر استعمال کنندہ کو موٹر وہیکل انسپکٹر سے آگاہ کیا۔ اس نے مذکورہ مدت کے لیے ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کیا۔ رقم کی واپسی کے لیے اس کے دعوے کی اجازت اس بنیاد پر نہیں دی گئی تھی کہ بس کو تین ماہ سے زیادہ عرصے تک غیر استعمال میں رکھا گیا تھا اور وہ اس بات کو پورا کرنے میں ناکام رہا کہ اس طرح کا غیر استعمال وجوہات کی بنا پر اس کے قابو سے باہر تھا۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ نے مدعا علیہ نمبر 1 سے 14,000 روپے کے جامع ٹیکس اور 3,500 روپے کے جرمانے کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہوئے ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا۔ ان حالات میں، جواب دہندگان نے مذکورہ بالا خصوصی دیوانی درخواست دائر کی۔

3. بمبئی موٹر وہیکل ٹیکس ایکٹ، 1958 کی دفعہ 3 (مختصر طور پر "ایکٹ") ریاست میں استعمال ہونے والی یا استعمال کے لیے رکھی گئی موٹر گاڑیوں پر ٹیکس لگانے اور وصول کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق، موٹر گاڑی کو رجسٹریشن کے ٹیٹھکیٹ کی کرنسی کے دوران ریاست میں استعمال یا استعمال کے لیے رکھا گیا سمجھا جائے گا سوائے اس مدت کے جس کے لیے ٹیکس اتھارٹی نے تصدیق کی ہو کہ گاڑی استعمال نہیں کی گئی تھی یا استعمال کے لیے نہیں رکھی گئی تھی۔ ایکٹ کے دفعہ 3-اے میں ایسی بسوں پر ٹیکس لگانے کا التزام ہے جو ریاست میں کنٹریکٹ کیریج کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں یا رکھی جاتی ہیں۔ اس ایکٹ میں ریاست گجرات نے بمبئی موٹر وہیکل ٹیکس (گجرات ترمیم) ایکٹ، 1992 کے ذریعے ترمیم کی تھی۔ دفعہ 3-اے کی ذیلی دفعہ (5) کو تبدیل کر دیا گیا۔ دفعہ 3-اے کی مذکورہ ذیلی دفعہ (5) اس حد تک متعلقہ ہے کہ یہ مندرجہ ذیل ہے:-

"5(a) جہاں رجسٹرڈ مالک یا کوئی ایسا شخص جس کے پاس کسی نامزد بس کا قبضہ یا کنٹرول ہے جس نے اس دفعہ کے تحت ٹیکس ادا کیا ہے، ٹیکس اتھارٹی کے اطمینان کے لیے یہ ثابت کرتا ہے کہ نامزد بس جس کے سلسلے میں ٹیکس ادا کیا گیا ہے اسے کم از کم ایک ماہ کی مسلسل مدت کے لیے استعمال نہیں کیا گیا ہے یا استعمال کے لیے نہیں رکھا گیا ہے، وہ اس مدت کے ہر پورے مہینے کے لیے جس کے لیے ٹیکس ادا کیا گیا ہے اس طرح کے بس کے سلسلے میں ادا کی جانے والی ٹیکس کی سالانہ شرح کے  $1/12$ th کے برابر رقم کی واپسی کا حقدار ہوگا، سوائے اس کے کہ دوسری صورت میں فراہم کردہ شق (بی) کے ایک سال میں رقم کی واپسی کی کل رقم سے زیادہ نہیں ہوگی۔

(i)

(ii)

(b) جہاں کوئی رجسٹرڈ، مالک یا کوئی شخص جس کے پاس کسی نامزد بس کا قبضہ یا کنٹرول ہے جس نے اس دفعہ کے تحت ٹیکس ادا کیا ہے وہ ریاستی حکومت یا ریاست گجرات کے ٹرانسپورٹ کے ڈائریکٹر کے عہدے سے کم نہ ہونے والے ایسے افسر کے اطمینان کے لیے ثابت ہوتا ہے، جو سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن ہو، ریاستی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں مجاز کیا جائے کہ جس نامزد بس کے سلسلے میں ٹیکس ادا کیا گیا ہے وہ ایسے مالک یا شخص کے قابو سے باہر ہے جسے ایک ماہ سے کم نہیں بلکہ ایک سال میں تین ماہ سے زیادہ کی مسلسل مدت کے لیے استعمال یا استعمال کے لیے نہیں رکھا گیا ہے، وہ حقدار ہوگا۔ ٹیکس کی ادائیگی کی گئی مدت کے ہر پورے مہینے کے لیے اس طرح کے تمام ٹیکس کے سلسلے میں ادا کی گئی ٹیکس کی سالانہ شرح کے  $1/12^{th}$  کے برابر رقم کی واپسی کے لیے۔

(زور دیا گیا)

4. اس ترمیم شدہ دفعہ کے مطابق، ایک رجسٹرڈ مالک یا نامزد بس کا قبضہ یا کنٹرول رکھنے والا شخص ٹیکس اتھارٹی کے اطمینان کے ثبوت پر گاڑی کے غیر صارف کے لیے تین ماہ کی مدت تک پہلے سے ادا کردہ ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ نامزد بس جس کے سلسلے میں ٹیکس ادا کیا گیا ہے اسے استعمال نہیں کیا گیا ہے یا اسے ایک ماہ سے کم کی مسلسل مدت کے لیے استعمال کے لیے نہیں رکھا گیا ہے۔ رقم واپسی کا دعویٰ تین ماہ سے تجاوز کرنے کی صورت میں، بس کے مالک یا مالک یا کنٹرول میں موجود شخص کو ریاستی حکومت یا مجاز افسر کو مطمئن کرنا ہوگا کہ گاڑی کا اس طرح کا استعمال اس کے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر تھا۔ لہذا یہ تنازعہ کھڑا کیا گیا کہ آیا مالک کے قابو سے باہر یا بس کے قبضے یا کنٹرول میں وجوہات کے بارے میں اطمینان جائز اور قابل قبول تھا جب گاڑی کے غیر صارف کی بنیاد پر ایک سال کے اندر تین ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے رقم کی واپسی کا دعویٰ کیا گیا تھا۔

5. عدالت عالیہ نے اس عدالت کے فیصلوں کا حوالہ دیا اور ان پر بھروسہ کیا اور کہا کہ ایکٹ کے تحت عائد کیا گیا ٹیکس ریگولیٹری اور معاوضے کی نوعیت کا ہے جس کا مقصد سڑکوں کی تعمیر، ان کی دیکھ بھال اور ٹریفک کے ضابطے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے محصول میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ ایکٹ ان گاڑیوں پر محصول اور ٹیکس کی وصولی کے لیے فراہم نہیں کرتا جو ریاست میں عوامی سڑکوں کے استعمال کے لیے استعمال نہیں ہوتیں، یا رکھی جاتی ہیں۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی محسوس کیا کہ ٹیکس کی چوری کو روکنے کے لیے دیگر اقدامات تو ضیعات پہلے ہی دستیاب ہیں۔ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ریاستی حکومت یا مجاز افسر کو گاڑی

کا استعمال نہ کرنے کی رجسٹرڈ مالک یا قبضے میں موجود شخص کے قابو سے باہر وجوہات کے بارے میں آگاہ کرنے کا اصرار ریاست کی قانون سازی کی اہلیت سے باہر ہے۔ اس نظریے میں، ایکٹ کی دفعہ 3-اے کی ذیلی دفعہ 5 کی شق (بی) میں موجود "ایسے مالک یا شخص کے قابو سے باہر وجوہات کے لیے" الفاظ کو ختم کر دیا گیا۔

6. اپیل گزاروں کے فاضل سینئر وکیل نے زور دے کر کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 3-اے کی ذیلی دفعہ 5 (بی) میں لگائی گئی شرط ان گاڑیوں پر ٹیکس عائد کرنا نہیں ہے جو تین ماہ سے زیادہ عرصے سے سڑکوں پر نہیں چل رہی ہیں بلکہ یہ صرف ٹیکس چوری کو روکنے اور یہ دیکھنے کے لیے تھا کہ رقم واپسی صرف حقیقی معاملات میں دی جائے۔ مالی سال میں گاڑی کا استعمال نہ کرنے کے تین ماہ کی ابتدائی مدت کے لیے، رجسٹرڈ مالک یا گاڑی کے قبضے میں موجود شخص کے قابو سے باہر وجوہات پر اصرار کیے بغیر گاڑی کے استعمال نہ کرنے کے ثبوت پر ٹیکس کی واپسی دستیاب ہے۔ انہوں نے موٹر گاڑیوں کے انسپکٹر کی انکوائری رپورٹ کی طرف اشارہ کیا جس کی تاریخ 21.10.1995 (ضمیمہ P-4) اور پیش کیا کہ گاڑی کو کسی مرمت کی ضرورت نہیں ہے اور اس طرح مالک کی طرف سے گاڑی کے غیر استعمال کنندہ کے لیے دی گئی وجہ کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ عام طور پر کئی لاکھ روپے کی سرمایہ کاری سے بس خریدنے والے مالکان گاڑیوں کو سڑک سے دور نہیں رکھ سکتے ہیں یا تین ماہ سے زیادہ عرصے تک استعمال نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لیے گاڑی کے استعمال نہ کرنے کی قابو سے باہر وجوہات کے بارے میں ریاست کے مجاز افسر کے اطمینان کی ضرورت پائیدار اور جائز ہے خاص طور پر جب ٹیکس کی چوری کو روکنے کے لیے اس طرح کی ترمیم کی گئی تھی۔

7. اس کے برعکس، جواب دہندگان کے فاضل سینئر وکیل نے چیلنج کے تحت فیصلے اور حکم کی حمایت کرتے ہوئے فارم این ٹی (ضمیمہ پی/3) کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔ اس نے فارم کی جگہ کے مطابق پیش کیا جہاں گاڑی کو غیر استعمال کے لیے رکھا گیا تھا اور یہ اعلان بھی کیا گیا تھا کہ وہ ٹیکس اتھارٹی کی سابقہ اجازت کے بغیر فارم میں مذکور جگہ سے مذکورہ گاڑی کو نہیں ہٹائے گا اور مذکورہ گاڑی کے حوالے سے ٹیکس کا سٹوفکیٹ بھی حوالے کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ حکام کو سڑک پر گاڑی کے استعمال کا پتہ لگانے کے اختیارات حاصل ہیں جو بصورت دیگر غیر استعمال کے طور پر دکھایا گیا تھا اور جرمانہ عائد کرنے یا خلاف ورزی کے لیے مقدمہ چلانے کے اختیارات حاصل ہیں۔

8. ہم نے فریقین کے لیے فاضل وکیل کی عرضیوں پر غور کیا ہے۔ جن حقائق پر اختلاف نہیں ہے وہ یہ ہیں: جواب دہندہ نمبر 1 میں نے فارم این ٹی فائل کیا جس میں 1.7.95 سے 31.3.96 کی

مدت کے لیے زیر بحث گاڑی کے غیر استعمال کا اعلان کیا گیا؛ موٹر وہیکل انسپکٹر کی طرف سے پہلی جولائی 1995 سے 30 ستمبر 1995 تک تین ماہ تک گاڑی کے غیر استعمال کنندہ کے حوالے سے پیش کی گئی رپورٹ کو قبول کر لیا گیا اور ٹیکس کی واپسی کا حکم دیا گیا۔ بقیہ مدت کے لیے رقم کی واپسی نہیں دی گئی کیونکہ ٹرانسپورٹ کے ڈائریکٹر جو اب دہندگان کے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر گاڑی کے غیر استعمال کنندہ سے مطمئن نہیں تھے۔ قانون میں یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ ایکٹ کے تحت گاڑی پر عائد ٹیکس معاوضہ کی نوعیت کا ہے جس کا مقصد سڑکوں کو بنانے اور ان کی دیکھ بھال اور ٹریفک کے ضابطے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے محصول میں اضافہ کرنا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ٹیکس سڑکوں کا استعمال کرنے والی گاڑیوں پر یا کسی بھی طرح سے سڑکوں پر ٹریفک کے بہاؤ کا حصہ بننے والی گاڑیوں پر عائد کیا جاتا ہے جسے منظم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ ان گاڑیوں پر جو سڑکوں کا بالکل استعمال نہیں کرتی ہیں۔ جو چیز مادی اور متعلقہ ہے وہ ایکٹ کے تحت ٹیکس عائد کرنے کے لیے گاڑیوں کے ذریعے سڑک کا استعمال ہے۔ سڑکوں کے استعمال نہ ہونے کی وجوہات بے معنی اور غیر متعلقہ ہیں جب کہ ٹیکس کی نوعیت خود سڑکوں کے استعمال کے لیے معاوضہ ہے۔ یہ ایکٹ کی ذیلی دفعہ (2) دفعہ 3 کے مطابق ہے کہ جہاں موٹر گاڑی سڑکوں کا استعمال نہیں کر رہی ہے اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جاتا ہے۔ اگر ایسی گاڑی کے سلسلے میں کوئی ٹیکس ادا کیا گیا ہے تو اس مدت کا ٹیکس جس کے دوران اسے سڑک پر نہیں رکھا گیا تھا واپسی کے قابل ہے۔ ٹیکس کی چوری سے بچنے کے لیے ریاست مالک کو پیشگی ٹیکس ادا کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ درحقیقت دفعہ 3-اے کی ذیلی دفعہ 5 (اے) اور (بی) ٹیکس کی واپسی کی بات کرتی ہے جو پہلے وصول کی گئی تھی۔

9. 1992 کے ترمیم شدہ ایکٹ 3 کے ساتھ منسلک مقاصد اور وجوہات کے بیان میں کہا گیا ہے: "عام حالات میں خصوصی طور پر کنٹریکٹ گاڑیاں کے طور پر استعمال ہونے والی بسوں کے تجارتی استعمال کو مد نظر رکھتے ہوئے، ایسی بسوں کے رجسٹرڈ مالکان کے لیے یہ عام طور پر غیر اقتصادی ہے کہ وہ ایسی بسوں کو بہت طویل عرصے تک استعمال نہ کریں۔ حکومت کے نوٹس میں ایسے معاملات آئے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کئی بار ایسی بسوں کو خفیہ طور پر چلایا جاتا تھا جن کا مبینہ طور پر استعمال نہیں کیا جاتا تھا جس کے نتیجے میں ٹیکس کی چوری ہوتی تھی اور اس کے نتیجے میں حکومت کو محصول کا نقصان ہوتا تھا۔ اس لیے ٹیکس کی چوری کو روکنے کے لیے، عام حالات میں، ٹیکس کی واپسی کو مالی سال میں استعمال نہ ہونے کے کل تین ماہ کی مدت تک محدود کرنے کا التزام کرنا ضروری سمجھا گیا۔ تاہم؛ ایسے حقیقی معاملات سے نمٹنے کے لیے جہاں رجسٹرڈ مالک کے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر اس طرح کی بس کو تین ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے غیر استعمال کرنا پڑ سکتا

ہے، تین ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے بس کا استعمال نہ کرنے پر ٹیکس کی واپسی کے لیے التزام کیا گیا ہے بصورت دیگر قانون میں مختلف توضیحات حفاظتی اقدامات بھی دستیاب ہیں۔ حکام کے پاس استعمال نہ کرنے کی وجوہات کے بارے میں رجسٹرڈ مالک یا شخص کے قابو سے باہر وجوہات پر اصرار کیے بغیر بھی ٹیکس کی چوری کو روکنے کے لیے کافی اختیارات ہیں۔ فارم این ٹی فائل کرنے کے علاوہ رجسٹرڈ مالک یا قبضے میں موجود شخص کو غیر استعمال کی مدت کے لیے رجسٹریشن سٹوفکیٹ، فٹنس سٹوفکیٹ وغیرہ حوالے کرنے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔ اگر گاڑیوں کو خفیہ طور پر رجسٹریشن سٹوفکیٹ، فٹنس سٹوفکیٹ یا ٹیکس سٹوفکیٹ کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے، تو حکام کے لیے قانون کے مطابق مالک کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار ہے۔ گاڑی کے خفیہ استعمال کا محض اندیشہ ایسی بسوں پر ٹیکس عائد کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتا جو سڑک پر نہیں رکھی جاتی ہیں یا استعمال سے دور رکھی جاتی ہیں۔ شکل میں این ٹی (ضمیمہ پی-4) اس جگہ کے بارے میں اعلامیہ کیا جاتا ہے جہاں گاڑی کو غیر استعمال کے لیے رکھا گیا ہے اور مزید اعلامیہ کیا جاتا ہے کہ مالک ٹیکس اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے بغیر مذکورہ گاڑی کو مذکورہ جگہ سے نہیں ہٹائے گا۔ مذکورہ فارم میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مذکورہ گاڑی کے حوالے سے ٹیکس کا سٹوفکیٹ بھی حوالے کر دیا گیا ہے۔ موٹر وہیکل انسپکٹر "غیر استعمال" کی جگہ گاڑی کی دستیابی کے بارے میں بھی جانچ اور تصدیق کر سکتے ہیں۔ جب بھی اور جہاں بھی پتہ چلتا ہے کہ کوئی خفیہ آپریشن یا غیر استعمال شدہ جگہ سے گاڑی کی عدم موجودگی واجب الادا ٹیکس کے 25 فیصد تک بھاری جرمانے کا باعث بنتی ہے اور اس طرح کی خلاف ورزیوں کو دہرانے پر جرمانے کی رقم میں زبردستی اضافہ کیا جاتا ہے۔ گاڑی کے غیر استعمال کی مدت کے لیے ٹیکس کی واپسی کے مزید دعوے کی اجازت صرف اس صورت میں دی جاتی ہے جب مالک یا کوئی شخص جس کے پاس کسی نامزد بس کا قبضہ یا کنٹرول ہو، ٹیکس اتھارٹی کے اطمینان کے لیے یہ ثابت کرے کہ جس بس کے سلسلے میں ٹیکس ادا کیا گیا ہے اسے استعمال نہیں کیا گیا ہے یا اسے کسی خاص مدت کے لیے استعمال کے لیے نہیں رکھا گیا ہے۔ اگر حکام گاڑی کے استعمال نہ ہونے سے مطمئن نہیں ہیں تو ان کے لیے رقم واپسی کے دعوے سے انکار کرنے کا اختیار کھلا ہے۔ اس سلسلے میں ٹیکس کی چوری کو روکنے کے لیے اپیل گزاروں کے پاس معقول اختیار اور مشینری موجود ہے۔ ترمیم کے مقاصد اور وجوہات کے بیان کو دیکھتے ہوئے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندگان بسوں کے مالکان یا اپنے افسران اور مشینری پر ٹرسٹ نہیں کرتے ہیں۔ اپیل گزاروں کا محض یہ اندیشہ کہ بسوں کو خفیہ طور پر چلایا جائے گا اور ان کے استعمال نہ ہونے کی بنیاد پر رقم کی واپسی کا دعویٰ کیا جائے گا، ہماری رائے میں، مالک یا شخص کے قابو سے باہر وجوہات کے بارے میں اطمینان کے اصرار کے لیے جواز پیش نہیں کر سکتا۔ کسی بس کا استعمال نہ کرنا۔ اس کے علاوہ، کوئی معقول وجہ پیش نہیں کی گئی ہے کہ

بسوں کو کیوں الگ کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بھاری سامان لے جانے والی گاڑیاں بھی بھاری رقم لگا کر خریدی جاتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، یہ شرط کہ تین ماہ سے زیادہ استعمال نہ ہونے کی مدت کے لیے، مالک یا گاڑی کے قبضے یا کنٹرول میں موجود شخص کو گاڑی کے استعمال نہ ہونے کی قابو سے باہر وجوہات کو پورا کرنا چاہیے، بسوں سے منسلک ہے نہ کہ دوسری گاڑیوں سے۔ اگر اپیل گزاروں کو ٹیکس کی چوری کو روکنے کے معاملے میں اپنے افسران کے کام کرنے میں کوئی دشواری نظر آتی ہے، تو یہ خود اس شرط کی صداقت کو برقرار رکھنے کے لیے ایک اچھی بنیاد نہیں ہے کہ گاڑی کا مالک یا مالک تین ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کرنے کے لیے اپنے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر بس کا استعمال نہ کرنے کے بارے میں مطمئن ہو۔

اس طرح۔ تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہمیں اپیل کے تحت فیصلے اور حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی اچھی یا درست وجہ نہیں ملتی ہے۔ نتیجتاً ہم اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔

وی۔ ایس۔ ایس۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔